خلق الانسان

طبع في مطبع مفيد عام الكائن

في بلدة اگره في سنة ١٣٠٧ الهجرية
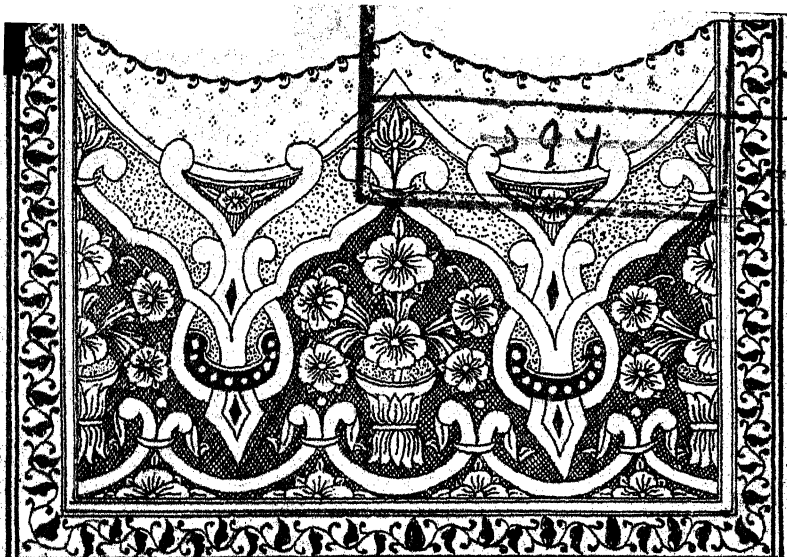
بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ حمد عبد لربہ معتذر الیہ من ذنبہ واقر بتوحیدہ اقرار مخلص من
قلبہ واصلی علی رسولہ وخیر خلقہ محمد وعلی آلہ وحزبہ **اما بعد**
یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ دو باب ایک خاتمہ پر اسکا نام **خلق الانسان**
رکھا ہے اسمین ذکر آفرینش ابو البشر واولاد ابو البشر کا آیت وحدیث وغیرہ سے کیا ہے
تاکہ انسان اپنی حقیقت پر واقف ہوکر مشغول اصلاح حال ومآل ہو کیونکہ حیات
کے بعد ممات لگی ہے ولہذا خاتمہ مین ذکر موت کا کیا ہے یہ موت وہ چیز ہے جسکی
وقوع مین کسی بشر مومن وکافر کو اختلاف نہین ہے آدمی جسدن سے پیدا
ہوتا ہے اوسکی عمر مقدر یوماً فیوماً کم ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ جب کتاب اپنی اجل کو
پہنچ جاتی ہے تو اوسکو موت آجاتی ہے اب بعد موت کے گھر اوسکا جنت ہوتا ہے اگر

مومن صادق مسلم واثق محسن صالح ہے یا نار ہوتا ہے اگر مشرک و کافر یا فاسق و فاجر ہے غرضکہ یا تو انسان اشرف و اکرم مخلوق خدا تھا یا بسبب ارتکاب کفر و شرک کے اخس و ارذل و اسفل مخلوق ہو جاتا ہے ونعوذ باللہ من سخط اللہ وعقابہ اس رسالہ کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اصل آدمی کی مٹی ہے اور مر کر پھر مٹی ہی مین جا ملیگا اور پھر اوسی مٹی سے واسطے حساب و کتاب کے دوبارہ زندہ ہوگا اب اسکو چاہئے کہ اپنی اصل کو فراموش نہ کرکے وہ فکر و عمل کرے جس سے نور سعادت بنجائے اور ظلمت شقاوت اسکی آفرینش سے دور ہو جائے سو یہہ بات بغیر اسکے حاصل نہین ہو سکتی کہ سامنے اللہ کے خاکساری اختیار کرے اور عمل خالص و صواب بجالائے خالص وہ عمل ہوتا ہے جو خاص اللہ کے لئے بے آمیزش انواع شرک ہو صواب وہ عمل ہے جو موافق سنت صحیحہ کے ہو اللہ کسی عمل کو قبول نہین کرتا جب تک اوس عمل مین یہ دونون وصف موجود نہون خاکساری یہ ہے کہ آپ کو سب سے بدتر اور سب کو آپ سے بہتر سمجھے تکبر و غرور و عجب وحسد وغیرہ اخلاق نکوہیدہ سے پاک صاف ہو

ز خاک آفریدت خداوند پاک	تو اے بندہ افتادگی کن چو خاک

مقدمہ

انسان خاکی بنیان کے لئے چار گھر ہین ایک شکم مادر دوم یہ خاکدان دنیا سوم برزخ کہ عبارت ہے گور سے والی اللہ مصیرک فمن نصیرک وفی القبر مقیلک فما قیلک

چہارم آخرت انمین ہر گہر اگلے گہر سے اعظم تر ہے جو نسبت کہ فراخی دنیا کو شکم مادر سے ہے یہی نسبت برزخ کو دنیا سے اور آخرت کو برزخ سے ہے اور ہر گہر کے احکام وقواعد جداگانہ ہین اور جملہ احوال واہوال اوسکے بہ نسبت خانۂ اول کے ناآشنا و بیگانہ ہین اور وہ حالات وہولات بیان سے خدا و رسول کے معلوم ہو چکے ہین اور اہل اسلام اونپر ایمان لائے ہین اسی کو ایمان بالغیب کہتے ہین کشف ان ماجریات کا وقت مرگ کے ہر کسی شخص کو مومن ہو یا کافر ہو جاتا ہے جو بات اولیا کو ریاضت ومجاہدت وعبادت وطہارت کی وجہ سے منکشف ہوتی ہے وہی بعینہ ہر مومن کو وقت نزع روح کے مثل فلق صبح کہل جاتی ہے فقط اتنا فرق ہے کہ بعض اولیا کو موت سے پہلے معلوم ہو گئی ہے اور سائر بنی آدم کو وقت مرگ معلوم ہوتی ہے انکے کشف کا نتیجہ مزید معرفت ہے اور مومنین کے عدم کشف کا نتیجہ ایمان بالغیب ہے سو یہی ایمان بالغیب اعلیٰ وانفع واولیٰ ہے بالجملہ جو شخص ان ہر سہ مواضع مین سلامت باکرامت رہا وہ بازی جیت گیا کما حکی سبحانہ وتعالیٰ وسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا اور جسکی عمر چند روزہ اسجگہہ غفلت ومعصیت مین بسر ہوئی وہ اسفل نار مین پہنچا ونعوذ باللہ منہ دنیا ایک مصیبت خانہ وقید خانہ ہے مومن کا اور ایک جنت ونعمت خانہ ہے کافر کا مسلمان کو اس جگہہ توقع راحت وزیست خوش کی نرکہنا چاہیے کہ اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ میری عمر اب قریب ۵۸

سال کے پہنچی اس مدت مین جو حالات عسر و یسر و منشط و مکرہ مجہپر گزرے اور جیسا کچھ تجربہ اہل دنیا و ابناء عصر کا حاصل ہوا وہ اگر لکہا جائے تو ایک دفتر گران ہو جائے

شرح این ہجران و این سوز جگر	۵	این زمان بگزار تا وقت دگر

اور نیز کچھ یہ حاصل اوس افسانہ خوانی کا اس جگہہ نہین ہے بجز اسکے کہ ۵

روئی زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست		رو لپس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت

انسان کا حالت محنت و مشقت و اندوہ مین پیدا ہونا اور تا مرگ آفات و تبعات و مکروہات و خذلیت ابناء جنس مین مبتلا رہنا قرآن و حدیث و اقوال سلف و خلف صلحاء سے بخوبی ثابت ہے بعد اس ثبوت کے چشم داشت راحت کی زمان و اہل زمان سے رکہنا ایک خیال محال ہے بلکہ اس دار فانی سے اس طرح پر گزر جانا کہ مصداق لا علی و لا لیا ہو اگر میسر آئے تو زہی سعادت اور ایسے لوگ جنکا زمانہ حیات از اول تا آخر بے خلش و کاوش گزرا ہو بہت کم گزرے ہین اور اسمین شک نہین کہ کسی قدر اونکے مراتب اخروی مین اسجگہ کا عیش سبب نقصان کا ہوا ہے لوگ چار طرح پر ہین ایک زرے آخرت کے یہ سب سے اعلی درجہ ہین انہین کا نام سابقین مقربین ہے دوسرے وہ لوگ جو دنیا و آخرت دونون مین اچھے رہے یہ درجۂ دوم مین ہین اور انکو اصحاب الیمین کہتے ہین تیسرے وہ لوگ جو دنیا مین اچھے آخرت مین ہالک ہین یہ نعیم آخرت سے محروم ہونگے انکا حصہ فقط دنیا ہے قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار چوتھے وہ جو یہان اور وہان دونون جگہہ برے

ہیں یہ خسر الدنیا والآخرہ ہیں وذلک ھو الخسران المبین اور آخرت کی تقسیم یہ ہے کہ کچھ لوگ فائزین ہونگے اور کچھ ناجین اور کچھ معذبین اور باقی ہالکین انکی تفصیل رسالہ علحدہ میں لکھی گئی ہے ہمسے آدمی اگر سراسر نجات ہی پالیں تو بھی غنیمت عظمی ہے ورنہ ہم کہاں اور رتبۂ فوز کہاں ٥

کفی حزنا ان لاحیاۃ ھنیۃ		ولا عمل یرضی بہ الرب صالح

اس عمر اخیر میں مجھے اپنے رب غفور سے یہ آرزو ہے کہ مجھے بقیۂ ایام حیات و انفاس مستعار میں تبعات دنیا و مکر و فریب اہل دنیا سے بچاکر اور توفیق عمل صالح کی عطا کرکے اخلاص ایمان پر میرا خاتمہ بالخیر کرے اللھم آمین ثم آمین ٥

لیس السعید الذی دنیاہ تسعدہ		ان السعید الذی ینجو من النار

واللہ الموفق والمستعان

باب اول بیان میں آیات کتاب عزیز کی درباب خلق آدم علیہ السلام و ذریت آدم

قال تعالیٰ واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھکو بنانا ہی زمین پر ایک نائب بولے کیا تو رکھیگا اوسمیں جو شخص فساد کرے وہاں اور کرے خون **ف** مراد فرشتوں سے اسجگہ وہ فرشتے ہیں جو زمین پر تھے کیونکہ جب اللہ نے زمین بنائی اوسمیں جن کو بسایا آسمان میں فرشتے رکھے جن نے فساد کیا

اللہ نے ایک گروہ ملائکہ کو بھیجکر جنات کو طرف جزائر بحار ورؤس جبال کے نکال دیا اور بجای اونکے فرشتے رکھے بعض نے کہا ہے کہ خطاب مطلق ملائکہ کو ہے اسمین تعلیم ہے مشورت کی اور تعظیم ہے آدم کی اور بیان ہے اوس حکمت کا جو مقتضی اس ایجاد کی ہے کیونکہ اس ایجاد مین غلبہ خیر کا شر پر تھا مراد زمین سے اس جگہہ بسیط خاک ہے اور بعض نے کہا مکہ ہے لکن اول اولی ہے خلیفہ اس جگہہ بمعنی خالف ہے کیونکہ آدم بجای ملائکہ اسجگہ بسے یا مراد خلیفہ سے مخلوف ہے کہ غیر اونکا بجاے اونکے آیگا مراد خلیفہ سے یہان آدم علیہ السّلام ہین بدلیل سیاق آیت شریف یا ہر وہ شخص جسکو خلافت زمین کی ملی لکن قول اوّل قوی ہے آدم کا نام خلیفہ اسلئے رکہا کہ یہ اللہ کے خلیفہ تھے زمین مین واسطے اقامت حدود وتنفیذ قضایا واحکام کے بعض نے کہا اللہ نے یہ ذکر ملائکہ سے بطریق مشورہ نہین کیا تہا بلکہ واسطے استخراج ما فی الضمیر ملائکہ کے یا اسلئے کہ اونسے یہ سوال ظاہر ہو تو یہ جواب اونکو دیا جائے ظاہر یہ ہے کہ اونہون نے استخلاف بنی آدم کا استنکار بگمان فساد فی الارض کیا تہا اور یہ بات قبل معرفت بنی آدم کے کہی تھی بلکہ قبل وجود آدم اس بات کو اونہون نے کسی طرحپر اللہ کی طرفسے معلوم کر لیا تہا کیونکہ وہ کچھہ غیب دان نہ تھے اسی لئے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ کلام مین حذف ہے تقدیر عبارت یہ ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ یفعل کذا وکذا ملائکہ نے جواب مین اس سوال کے استکشاف امر خفی کیا کچھہ اللہ پاک پر اعتراض نہین کیا اور نہ

بنی آدم پر کچھ طعن کی کیونکہ رتبہ ملائکہ کا غیبت سے اعلی ہے لقولہ تعالیٰ بل عباد مکرمون مگر یہ بات تو اونکو اللہ کے بتانیسے یا لوح محفوظ سے یا قیاس احد الثقلین سے دوسرے پر معلوم ہوئی تھی مراد فساد سے صدور معاصی کا ہے بمقتضائی قوت شہوانیہ فساد ضد صلاح ہے اور صدور خونریزی کا ناحق بمقتضای قوت غضبیہ ہے جسطرح جنات نے کیا تھا اسکے بعد اللہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ ہمنے آدم کو سب نام اشیاء کے سکھا دئے اور فرشتون سے سجدہ کرایا آدم عجمی نام ہے یہ ادیم ارض مین بنائے گئے یا آدم اللون تھے اسلئے انکا نام آدم ہوا تعلیم اسماء سے شرف علم لغت کا ثابت ہوا اور سجدہ خاص انکو تھا واسطے انکے تعظیم کے سب ملائکہ نے سجدہ کیا لکن ابلیس نے نہ کیا آپ کو بڑا سمجھا پھر اللہ نے آدم کو جنت مین رہنے کا حکم دیا جب انسے خطا ہوئی تو وہان سے نکال دیا انہون نے توبہ کی قصور انکا معاف ہوا توبہ ہمیشہ سے محاء ذنوب ہے انکی خاکساری کام آئی شیطان کو اوسکے تکبر نے ملعون مطرود مردود کردیا لوگ صدور خطا و عصیان وگناہ و اثم مین آدم کی سند پکڑتے ہین لکن توبہ کرنے مین سند نہین پکڑتے یہ انکی نادانی وظلم ہے آدم کا رہنا جنت مین عصر سے غروب آفتاب تک ہوا تھا سورج نہین ڈوبا تھا کہ وہان سے ہبوط ہوا قالہ ابن عباس حسن نے کہا فقط ایک ساعت نہار وہان رہے یہ ساعت ایک سو تیس سال کی تھی ایام دنیا سے صحیحین وغیرہا مین ایک جماعت صحابہ سے قصہ محبت کرنے موسی و آدم علیہما السلام کا آیا ہے آدم نے کہا اتلومنی

علی ما مرقدّرہ اللہ علیّ قبل ان اخلق آدم غالب یہی معلوم ہوا کہ خیر و شر سب اللہ کے قضا و قدر سے ہے آدم جنت سے نکل کر زمین ہند مین آئے یا مابین مکہ و طائف قول اول اولی ہے ایک جماعت صحابہ کی اسی قول کی طرف گئی ہے علی مرتضیٰؓ نے کہا ہے اطیب ریح الارض الھند ھبط بھا آدم فعلق شجرھا من ریح الجنۃ

گر نیست از بہشت فزون بوستان ہند	۵	آدم ز ناز و نعمت جنت چسان گزشت

وقال تعالیٰ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جسنے بنایا تمکو ایک جان سے اور اوسی سے بنایا اوسکا جوڑا اور بکھیری اون دونون سے بہت مرد اور عورتین ف یعنی ایک آدم سے حوّا بنائی پھر اونسے سارے لوگ انتھی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اصل سارے بنی آدم کی ایک مرد ایک عورت سے ہے جنکو آدم و حوّا کہتے ہین آدم بے ماں باپ کے تھے حوّا بے ماں کی تھین عیسی بے باپ کے تھے باقی سارے انسان ماں باپ سے ہوتے ہین اللہ ہر چیز پر قادر ہے عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون یعنی عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے مثال آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہو جا وہ ہو گیا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اصل آدمی مٹی ہے یہ مٹی سے بنایا گیا ہے پھر مٹی مین ملایا جائیگا پھر مٹی سے نکالا جائیگا کما قال تعالیٰ منھا

خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری آدمی کے لئے
تین حال ہوتے ہین ولادت موت بعث سو وہ ان تینون احوال مین آلودہ خاک
ہوتا ہے وقت ولادت کے فطرت اسلام یعنی توحید پر پیدا ہوتا ہے پہر ان باپ
اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین وقت موت کے اگر ایمان پر مرا سعید ہوا
ورنہ شقی وقت بعث کے اوسی حال پر اوٹہتا ہے جسپر مرتا ہے بڑا سعادتمند وہ
آدمی ہے جسکے تینون حال اصل فطرت پر گزر جائین **کما قال تعالی**
وسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ آیت دلیل ہے
بعث پر منکر بعث کا فر ہوتا ہے **قال تعالی** ہو الذی خلقکم من طین
ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون وہی ہے جسنے بنایا
تمکو مٹی سے پہر ٹہیرایا ایک وعدہ اور ایک وعدہ ٹہیر رہا ہے اوسکے پاس پہر تم
شک لاتے ہو یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ آفرینش سارے بنی آدم کی خاک
سے ہوئی ہے اور اونکے لئے ایک میعاد مقرر ہے کہ اتنے دن جی کر پہر مر کر اوسی
مٹی مین جا ملینگے قول اشہر جسکے جمہور قائل ہین یہ ہے کہ مراد اس آیت سے
آدم علیہ السلام ہین خطاب سب کو اسلئے کیا ہے کہ یہ سب اونکی اولاد ونسل ہے
دوسرا قول وہ ہی کہ مراد جمیع بشر ہین اس اعتبار سے کہ وہ نطفہ جس سے یہ سب
بنائے گئے ہین وہ مخلوق ہے خاک سے **وقال تعالی** ہو الذی خلقکم
من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا لیسکن الیہا **الی قولہ** فلما

اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون
وہی ہے جسنے بنایا تمکو ایک جان سے اور اوسی سے بنایا اوسکا جوڑا کہ اوسکے پاس
آرام پائے پھر جب دیا اونکو چنگا بھلا ٹہیرانے لگے اوسکے شریک اوسکی بخشی چیز مین
سو اللہ اوپر ہے اونکے شریک بتانیسے ف یہ شرک فی التسمیہ تھا اسے صادر ہوا
تہا ابلیس نے اونکو دہوکا دیا ذکر آدم علیہ السلام کا اس شرک مین تغلیباً آیا ہے
نہ تحقیقاً کیونکہ انبیاء شرک سے معصوم ہوتے ہین یہ بلا اشراک باللہ کی بڑی مان
سے آئی ہے اکثر اولاد اونہین کی چال پر چلتی ہے اونسے یہ شرک عبادت مین
نہین ہوا تہا فقط اضافت مین ہوا تہا اونہون نے یقیناً اوس سے توبہ کرلی
ہوگی لکن اونکی ذریت نے ہر طرحکا شرک کیا علم مین تصرف مین عبادت مین
عادت مین حدیث مین آیا ہے شرک کے ستر دروازے ہین اور قرآن مین فرمایا
ہے کہ اللہ سارے گناہ بخشدیگا قبل یا بعد تعذیب کے مگر شرک ہرگز نہ بخشیگا اگرچہ
تہوڑے سے تہوڑا کیون نہو اسی پر سارے علماء امت کا اجماع ہے گناہ مین
کبھی جہل عذر بھی ہوسکتا ہے لکن شرک وکفر مین عذر جہل کا نہین چلسکتا یہ بڑی
خوفناک بات حق مین آدمی کے یہی اشراک باللہ ہے اسی لیئے اِسکو اکبر کبائر ٹہیرایا
ہے رسالہ دعایۃ الایمان مین انواع شرک کو ضبط کیا ہے اونکا معلوم کرنا
ہر طالب نجات کو فرض ہے اگر خدا نخواستہ دم شرک پر اعتقاداً یا عملاً نکل گیا تو
ہالکین مین داخل ہوا اور اگر موحد عاصی تہا تو معذبین مین ہوگا یا مغفورین مین

اور اگر عامل صالح تھا تو پھر فائزین مین ہو کر اعلیٰ علیین کو پہنچیگا اللھم وفقنا

وقال تعالیٰ ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حمأ مسنون ط

والجان خلقناہ من قبل من نار السموم ہمنے بنایا آدمی کہنکہناتے سنے گارے سے

اور جان کو بنایا ہمنے اس سے پہلے لُون کی آگ سے ف مٹی پانی مین تر کی اور

خمیر اوٹھایا کہ کہن کہن بولنے لگی وہی بدن ہوا انسان کا اوسکی خاصیتین اسمین

رہگئین سختی اور بوجہ اسی طرح گرم ہوا کی خاصیت رہی جن کی پیدائش مین انتھی

صلصال کہتے ہین خشک مٹی کو جب اوسکا پانی سوکھہ جاتا ہے تو وہ شق ہوجاتی

ہے جب ہلاؤ تو کہن کہن ہوتی ہے اور جب اوسکو ٹہونکو تو اوس سے آواز سنائی دیتی

ہے ابو عبیدہ نے کہا صلصال کہتے ہین خاک کو جسمین ریت ملی ہو وقت حرکت

کے آواز دے جب آگ مین پکائی جائے تو پھر وہ فخار ہوتی ہے یہی قول ہے

اکثر مفسرین کا کسائی نے کہا صلصال خاک بدبودار کو کہتے ہین خواہ پختہ

ہو یا خام یہ طور آدم کا پچھلا طور ہے ابتدا مین خاک پریشان تھا پھر خاک بدبودار

وسیاہ ہوگیا انھین اطوار پر ورود آیات احوال طینیہ کا ہوا ہے جیسے خلقہ

من تراب اور جیسے بشرا من طین یا جیسے یہ آیت باب حمأ کہتے ہین

سیاہ مٹی متغیر کو یا غیر متغیر کو مسنون کے معنی ہین متغیر ابو عبیدہ نے کہا یعنی

سنی ہوئی مصبوب جسکو پانی ڈال کر گارا بنایا ہے حاصل یہ ہوا کہ مٹی مین جب

پانی ڈالتے ہین تو وہ طین ہوجاتی ہے جب اوسمین بدبو آتی ہے تو وہ حمأ

مسنون کہلاتی ہے پہر جب سوکہہ جاتی ہے تو اوسکا نام صلصال ہوتا ہے ابن عباس نے کہا پیدائش انسان کی تین چیز سے ہے ایک طین لازب دوسرے صلصال تیسرے حما مسنون طین لازب کہتے ہین خاک لازم جید کو صلصال کہتے ہین باریک مٹی کو جس سے ٹہیکرا بنتا ہے حما مسنون کہتے ہین گارے کو دوسرا قول انکا یہ ہے کہ زمین پر پانی پڑتا ہے پہر سوکہہ جاتا ہے زمین پہٹ جاتی ہے پہر مثل خزف رقیق کے ہوجاتی ہے اسکو صلصال کہتے ہین تیسرا قول انکا یہ ہے کہ صلصال خاک خشک ہے جو تر ہوکر سوکہہ جائے چوتہا قول یہ ہے کہ طین مخلوط برمل ہے جب اوسکو مارو تو کہن کہن ہو پانچوان لفظ یہ ہے کہ مٹی کو ہاتہہ سے گوندہے انگلیون مین سے پانی ٹپکے حما مسنون سے مراد خاک نمناک ہے واللہ اعلم **وقال تعالی** خلق الانسان من نطفة فاذا هو خصیم مبین بنایا آدمی ایک بوند سے پہر تب ہی ہو گیا جہگڑتا بولتا **ف** انسان اسم جنس ہے اس نوع کا مراد نطفہ سے جماد ہے جو حیوان سے نکلتا ہے یعنی منی اوسکو طور بطور پلٹا یہانتک کہ ایک صورت بنگیا اوسمین روح پہونکی اور مان کے پیٹ سے باہر طرف اس گہر کے نکالا وہان وہ زیست کرتا ہے خصیم سے مراد کثیر الخصومہ ہے گویا اللہ سے اوسکی قدرت مین کہلم کہلا جہگڑتا ہے ومثلہ **قولہ تعالی** اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفة فاذا هو خصیم مبین یہ آیت عام ہے حق مین ہر خصومت کے جو دنیا و قیامت مین واقع ہوگی کرحی نے

کہا ہے یہ بات واسطے تقریر استدلال کے وجود صانع حکیم پر ذکر کی گئی ہے نہ واسطے تقریر و قباحت مردم اور اونکی تمادی کی عنی و کفر مین **وقال تعالیٰ** أأسجد لمن خلقت طينا بولا ابلیس کیا مین سجدہ کرون ایک شخص کو جسکو تونے بنایا مٹی کا **ف** اسکی تصریح دوسری آیت مین یون ہے خلقتہ من طین یہ اسلیئے کہ آفرینش آدم کی تراب ارض سے ہوئی تہی میٹہی اور کہاری مٹی سے جو میٹہی مٹی سے پیدا ہوا وہ سعید ہے اور جو کہاری سے پیدا ہوا وہ شقی ہے **وقال تعالیٰ** قال لہ صاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا کہا اوسکو دوسرے نے جب بات کرنے لگا کیا تو منکر ہو گیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجھکو مٹی سے پھر بوند سے پھر پورا کردیا تجھکو مرد **ف** یہ دلیل ہے اس بات پر کہ آدمی پہلے مٹی تہا پھر منی کی بوند یعنی اصل مادۂ بشر یہی خاک ہے ہر فرد کو اوس سے ایک حظ حاصل ہے رہا نطفہ سو مادۂ قریبہ ہے اسی مادہ سے پھر آگے چل کر انسان ذکر بالغ ہو جاتا ہے **وقال تعالیٰ** منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری اسی زمین سے ہمنے تمکو بنایا اسی مین تمکو پھر ڈالتے ہین اسی سے نکالین گے تمکو دوسری بار **ف** زجاج نے کہا یعنی آدم کو زمین سے بنایا پھر آدم سے اونکی اولاد بنائی یا یہ مطلب ہے کہ ہر نطفہ مخلوق ہے تراب سے ضمن خلق آدم مین کیونکہ ہر فرد بشر کو ایک حصہ ہے خلق آدم سے بوسائط عدیدہ اس سے تا آدم جتنی پشتین ہون۔

ظاہر قرآن بہی اسی پر دلیل ہے پہر اعادہ انکا زمین ہین بعد موت کے ہوتا ہے اسکے
اندر دفن کیے جاتے ہین اجزار بدن اعضار تن متفرق ہو کر جنس ارض سے
ہو جاتے ہین پہر وقت بعث و نشور کے تالیف اجسام ورد ارواح کر کے اوسی
ہیئت پر جو مرنیسے پہلے تہی باہر نکالے جائینگے عطار خراسانی کہتے ہین فرشتہ جا کر
اوس جگہہ کی مٹی اوٹہالاتا ہے جہان یہ شخص دفن ہوگا اوس مٹی کو نطفہ پر چہڑک
دیتا ہے آدمی مٹی اور نطفۂ مذکور سے بنتا ہے یہ معنی ہین منہا خلقناکم
کے ابو امامہ کہتے ہین جب ام کلثوم دختر حضرت کو قبر مین رکہا تو حضرت نے یہی آیت
پڑہی پہر کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اخرجہ
احمد والحاکم دوسری حدیث سنن مین آیا ہے کہ ایک مشت خاک لیکر قبر مین
ڈالی پہر یہ آیت پڑہی انتہٰے اس آیت مین حال بدایت و وسط و نہایت انسان کا
بتایا ہے کہ ہر شئی طرف اپنی اصل کے رجوع کرتی ہے جزء کل مین جا ملتا ہے و
قال تعالی یا ایہا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم
من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ و غیر مخلقۃ
لنبین لکم و نقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم
طفلا ثم لتبلغوا اشدکم و منکم من یتوفی و منکم من یرد الی ارذل
العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا لوگو اگر تمکو وہوکا ہے اوٹہنے مین یعنے
بعد موت کے تو ہمنے تمکو بنایا مٹی سے پہر بوند سے پہر پہٹکی سے پہر بوٹی سے نقشا بنے

اور بن نقشا بنے اِسواسطے کہ تمکو کھول سناوین اور ٹھیرا رکھتے ہین ہم پیٹ مین جو کچھہ چاہین ایک ٹھیرے ہوئے وعدہ تک پہر تمکو نکالتے ہین لڑکا پہر جب تک کہ پہنچو تم اپنی جوانی کے زور کو اور کوئی تم مین پورا بہر لیا اور کوئی تم مین پہر چلایا نکمی عمر تک تا سمجہہ کے پیچہے کچہہ نہ سمجہنے لگے ف یہ پہلا تطور ہے انسان کا منجملہ اطوار ہفت گانہ کے وہ اطوار یہ ہین کہ تراب تہا پہر نطفہ ہوا پہر علقہ پہر مضغہ پہر طفل پہر جوان پہر کوئی جوان مرا اور کوئی بوڑہا ہوکر مرا د نطفہ سے منی ہے نطفہ کہتے ہین پانی کی بوند کو یعنی قطرۂ آب علقہ کہتے ہین خون بستہ کو مضغہ کہتے ہین پارۂ گوشت کو جیسے چبا سکین مخلقہ سے مراد مستبین الخلق ظاہر التصویر ہے غیر مخلقہ سے برخلاف اسکے ابن عباس نے کہا مخلقہ وہ ہے جو زندہ تام الخلق ہو غیر مخلقہ سے مراد سقط ہے یعنی ناتمام گرجانا یہی قول ایک جماعت تابعین کا بہی ہے اکثر نے کہا جسکی خلقت کامل ہوئی اور اوسمین روح پہونکی گئی وہ مخلقہ ہے اور جو ساقط ہوگیا وہ غیر مخلقہ ہے طفل سے مراد بچہ ہے اشد سے مراد کامل العقل والقوۃ والتمیز کہتے ہین یہ کمال درمیان تیس چالیس کے ہوتا ہے پہر کوئی قبل پہنچنے اس کمال کے مرجاتا ہے اور کوئی ہرم و خرف تک پہنچتا ہے یہ پچہتر سال کی عمر ہوتی ہے قالہ علی اور کسی نے کہا اسی سال قتادہ نے کہا نوّے ۹۰ برس یہانتک کہ بے عقل ہوجاتا ہے پہلے سب کچہہ سمجہتا بوجہتا تہا اب کچہہ نہین جانتا سمجہتا مثل ہیئت اولی اکے جو زمان طفولیت مین

نہتی بے علم و بے فہم ہو جاتا ہے یعنی بسبب سخافت رای و قلت عقل و فہم کے و مثلہ

فقالہ تعالی و من نعمرہ ننکسہ فی الخلق عکرمہ نے کہا ہے من قرء

القرآن لم یصر بھذہ الحالۃ یعنی یہ ردّ و نکس خاص بغیر قاری قرآن و علماء

ہے رہے قرار و علماء سو وہ آخر عمر مین ارذل نہین ہوتے بلکہ جتنی عمر اونکی طویل

ہوتی ہے اونتی عقل اونکی زیادہ ہوتی جاتی ہے مین کہتا ہون جسطرح خاصہ

قرارت و علم بالقرآن کا عدم رذالت ہے آخر عمر مین اسی طرح خاصہ علم حدیث

کا یہ ہے کہ محدث و مشتغل بسنت کی عمر زیادہ ہوتی ہے سو جب مسلمان کی عمر

بڑی ہو اور اوسکے عمل بہتر ہون تو اس سے زیادہ کوئی سعادت نہین ہے

ازدیاد عمر کے لئے اشتغال علوم کتاب و سنت و صلہ رحم و اعمال بر مجرب ہین

وللہ الحمد وقال تعالی ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین

ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ

مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشأناہ خلقا

آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین ہمنے بنایا ہے آدمی کو چنی ہوئی

مٹی سے پھر رکھا اوسکو بوند کر کے ایک جمے ٹھیراؤ مین پھر بنائی اُس بوند سے

پھٹکی پھر بنائی اوس پھٹکی سے بوٹی پھر اوس بوٹی سے ہڈیان پھر پہنایا اون

ہڈیون پر گوشت پھر اوٹھا کھڑا کیا اوسکو ایک نئی صورت مین سو بڑی برکت

ہے اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ف سلالہ کہتے ہین خلاصہ کو

اوس مٹی کا نام جس سے آدم بنے سلالہ اسلئے رکھا کہ وہ ہر تربت سے لیگئی تھی
کلبی نے کہا سلالہ نچوڑی ہوئی مٹی کو کہتے ہین ابن عباس نے کہا سلالہ صاف
تپلا پانی ہے جس سے بچا بنتا ہے ابن مسعود نے کہا نطفہ جب رحم مین گرتا ہے
تو ہر بال و ناخن کے اندر پرواز کرتا ہے چالیس دن ٹھیر کر رحم مین اوترتا ہے اوس سے
علقہ بنتا ہے آدم علیہ السلام خالص طین کے تھے اونکی اولاد طین وہنی سے
بنے ہے پہر اوس مضغہ سے ہڈیان سخت جو عمود بدن ہین اشکال مخصوصہ پر بنکر
اونپر گوشت پوست چڑہایا جاتا ہے خلق آخر سے مراد نفخ روح ہے پہلے اس سے
جماد تہا اب حیوان ہوگیا یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین کا اسی کو ابن
جریر نے بہی اختیار کیا ہے بعض نے کہا مراد اخراج الی الدنیا ہے بعض نے
کہا انبات شعر کسی نے کہا خروج دندان کسی نے کہا تکمیل قوی بعض نے کہا
کمال شباب غرضکہ یہ تصریف احوال بعد ولادت کے استہلال سے رضاع تک پہر
قعود و قیام و مشی و فطام تک پہر اکل و شرب سے تا بلوغ حُلم ہوتی ہے پہر
شہرون مین پڑا پہرتا ہے صحیح یہ ہے کہ آیت عام ہے اسمین اور اسکے غیر مین
مثل نطق و ادراک و حسن محاولت و تحصیل معقولات کے تا موت کرخی نے کہا
حولنا النطفة عن صفاتها الی صفة لا یحیط بها وصف الواصفین جب یہ
آیت اوتری حضرت نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لا ختمت بالذی تکلمت
بہ یا عمر یہ ایک موضع ہے موافقات عمر رضی اللہ عنہ سے اسمین کمال شرف

ومنقبت ہے واسطے اونکے **وقال تعالیٰ** وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا وہی ہے جسنے بنایا ہے پانی سے آدمی پھر ٹھیرایا اوسکا دادا اور سسرال یعنی اپنی اولاد کا جد ہے اور جہان اونکا بیاہ ہوا اونکی سسرال ہے **ف** مراد پانی سے اسجگہ نطفہ ہے یا مطلق پانی **لقولہ** وجعلنا من الماء کل شیء حی یا وہ پانی جس سے خمیر آدم کا ہوا تھا کیونکہ وہ ایک جزو ہے مادہ بشر کا نسب سے مراد وہ ہے جس سے نکاح کرنا حلال نہین ہے صہر سے مراد وہ ہے جس سے نکاح کرنا حلال ہے **وقال تعالیٰ** ومن آیاتہ ان خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون اوسکی نشانیون سے ہے یہ کہ بنایا تمکو مٹی سے پھر اب تم انسان ہو پہیل پڑے **ف** مراد خلق پدر ہے جسکے ضمن مین خلق ولد بھی ہے کیونکہ فرع مستمد ہوتی ہے اصل سے اور وہی سے لیجاتی ہے یہ فرع بعد اطوار کثیرہ کے بشر ہو گئی زمین مین پہیل گئی **وقال تعالیٰ** اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ یخلق مایشاء اللہ ہے جسنے بنایا تمکو کمزوری سے پھر دیا بعد کمزوری کے زور پھر دیگا بعد زور کے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے جو چاہے **ف** ضعف کہتے ہین ضد قوت کو واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہین مراد ضعف سے نطفہ ہے **کقولہ** من ماء مھین ای ذو ضعف بعض نے کہا مراد حال طفولیت وصغر ہے یہ احوال ہین غایت ضعف

کے قوت سے مراد طاقت شباب و بلوغ اشد ہے کیونکہ اس وقت مین قوت مستحکم اور
خلقت شدید ہو جاتی ہے تا بلوغ نہایت ٥

نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہئے	میر نہین پیر تم کاہلی اللہ رے

دوسرے ضعف سے مراد کبر و ہرم و پیری ہے ٥

ایک گھٹنے سے جوانی کے بڑا کیا گیا کچھ	ضعف و ناطاقتی و سستی اعضا ہر دم

مراد شیبہ سے تمام ضعف و نہایت کبر و بیاض شعر اسود ہے یہ حالت غنا لگا
تینتالیس برس کی عمر مین شروع ہو جاتی ہے یہ اول سن اکتہال ہے رہا شروع
نقصان کا فعلاً سو وہ بعد پنجاہ سال کے آغاز ہوتا ہے یہانتک کہ تریسٹھ مین نقص
زائد ہو جاتا ہے یہ اوّل سن شیخوخت ہے اسدم ضعف قوی ہونے لگتا ہے الی ماشا
اللہ وقال تعالیٰ وبدأ خلق الانسان من طين ثم جعل نسله من سلالة
من ماء مهين ثم سواه ونفخ فيه من روحه وجعل لكم السمع والابصار
والافئدة قليلا ما تشكرون شروع کی انسان کی پیدائش ایک گارے سے
پھر بنائی اوسکی اولاد نچڑے پانی بیقدر سے پھر اوسکو برابر کیا اور پھونکی اوسمین
اپنی جان اور بنا دئے تمکو کان آنکھین دل تم تھوڑا شکر کرتے ہو ف انسان
کی جان غیب سے آئی ہے مٹی پانی سے نہین بنی انسان کو مٹی سے صورت
بدیع و شکل حسن پر بنایا اوسکے ذریت نطفہ سے بنائی ماء مہین سے خوار و بیقدر
پانی مراد ہے جسکی کچھہ وقعت و عزت نزدیک لوگون کے نہین ہوتی ہے وہ

پانی یہی منی ہے زجاج نے کہا ای من ماء ضعیف النسان سے مراد اس جگہہ ابو البشر ہین اونکی خلق کی تعدیل و شکل و قامت کا التسویہ کیا اعضاء مین تناسب رکہا **کقولہ** ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم مراد نفخ روح سے یہ ہے کہ زندہ و حساس بنایا بعد اسکے کہ وہ جماد تہا **وقال تعالیٰ** واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم ازواجا وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ان ذلک علی اللہ یسیر اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پہر پانی کی بوند سے پہر بنائے جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بیخبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ گہٹتی ہے کسیکی عمر مگر لکہا ہے کتاب مین یہ اللہ پر آسان ہے **ف** ہر کام سہج سہج ہوتا ہے جیسے آدمی کا بننا قتادہ نے کہا مراد آدم ہین ازواج سے مراد نر و مادہ ہین کمی بیشی عمر وغیرہ کی سب پہلے سے لوح محفوظ مین لکہی ہے بقید سال و ماہ و روز و ساعت کی قتادہ نے کہا معمر وہ ہے جو ساٹہہ برس کو پہنچ گیا منقوص وہ ہے جو ساٹہہ سے پہلے مرگیا **وقال تعالیٰ** اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ہو خصیم مبین کیا دیکہتا نہین آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پہر تب ہی وہ ہو گیا جہگڑتا بولتا **ف** یعنی خلقت آدمی کی ایک نطفہ خسیسہ مذرہ سے ہے جو احلیل سے نکلا ہے یعنی سر ذکر سے جو قنات نجاست ہے معہذا

وہ لڑنے جھگڑنے کو ہمیشہ طیار ہوتا ہے بعث وغیرہ مین جسپر براہین شاہد ہین خصومت کرتا ہے **وقال تعالیٰ** انا خلقنٰھم من طین لازب ہم ہی نے اونکو بنایا ہے ایک گارے چپکتے سے قتادہ و ابن زید نے کہا مراد لازب سے لاصق ہے عکرمہ نے کہا لزج ہے سعید بن مسیب نے کہا یعنی جید جو ہاتھہ مین چپک جائے مجاہد نے کہا یعنی لازم یعنے جو لگ کر چہوٹے نہین کسی نے کہا لازب بمعنی منتن ہے یعنی بدبودار بعض نے کہا لازب حمأ طین ایک ہی چیز ہے انسان پہلے تراب تہا پہر حمأ ہوا پہر طین پہر لازب **وقال تعالیٰ** اذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من طین جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مین بناتا ہون ایک انسان مٹی کا **ف** مراد بشر سے اس جگہہ آدم علیہ السلام ہین جو کہ انکی جلد ظاہر تہی اسلئے انکو بشر کہا کہ نہ بال ہین نہ پر بلکہ کہلی کہال ہے **وقال تعالیٰ** ھو الذی خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم یخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ثم لتکونوا شیوخا ومنکم من یتوفی من قبل ولتبلغوا اجلا مسمی ولعلکم تعقلون وہی ہے جسنے بنایا تمکو خاک سے پہر پانی کی بوند سے پہر لہو کی پہٹکی سے پہر تمکو نکالتا ہے لڑکے پہر جب تک پہنچو تم اپنے زور کو پہر جب تک ہوجاؤ بوڑہے اور کوئی ہے تم مین کہ بہر لیا اس سے پہلے اور جب تک کہ پہنچو لکہے وعدے کو اور شاید تم بوجہو **ف** مراد اس جگہہ آدم ہین اور اونکی ذریت اشدوہ حالت ہے جسمین

اجتماع قوت وعقل کا ہوتا ہے تیس برس سے چالیس برس تک شیخ وہ ہے جو چالیس سے آگے بڑہا یعنی مراتب انسان کے وقت خروج سے شکم مادر کے تین ہین طفولیت یہ حالت نمو وزیادت ہے تا بلوغ کمال اشد بغیر ضعف پہر گہٹ چلتا ہے پہر شیخوخت **قال تعالی** اذ انشأکم من الارض واذ انتم اجنة فی بطون امہاتکم فلا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی جب نکالا تمکو زمین سے اور جب تم بچے تہے مان کے پیٹ مین سومت بولو اپنی ستہرائیان وہی بہتر جانے جو بچ چلا **ف** یہ آیت بہی اسی پر دلیل ہے کہ خلقت انسان کی زمین سے ہوئی ہے اولا یہ پہلا طور تہا پہر مان کے پیٹ مین بچا بنا یہ دوسرا طور ہوا اسجگہ بہی یہی کہا ہے کہ مراد آدم علیہ السلام ہین اونکے ضمن مین اونکی اولاد کا زمین سے پیدا ہونا ذکر فرمایا ہے بچہ جب تک اندر شکم مادر کے ہوتا ہے اوسکا نام جنین ہے جب باہر آیا تو پہر وہ جنین نہین کہلاتا ثابت بن حارث کہتے ہین یہود مین جب کوئی لڑکا بہی مرجاتا کہتے وہ صدیق ہے حضرت نے فرمایا یہہ جہوٹ ہین کوئی جان نہین ہے جسکو اللہ شکم مادر مین پیدا کرتا ہے لکن وہ شقی ہے یا سعید اوسپر یہ آیت اوتری اخرجہ الطبرانی وغیرہ **وقال تعالی** خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار بنایا آدمی کہنکہناتی مٹی سے جیسے ٹہیکرا اور بنایا جان آگ کی لپٹ سے **ف** مراد انسان سے آدم ہین باتفاق اہل تاویل قالہ القرطبی اور جنس کا مراد لینا بہی کچہ بعید

نہین ہے اسلیئے کہ سارے بنی آدم ضمن خلق آدم مین مخلوق ہین صلصال
کے معنی ہین خاک خشک فخار کہتے ہین پکی مٹی کو آگ مین جیسے خزف یعنی سفال
صفت خلق النسان مین عبارات قرآن مختلف آئی ہین آل عمران مین من
تراب فرمایا ہے اور سورہ حجر مین من حما مسنون اور صافات مین من طین
لازب اور من ماء مہین اور یہان کالفخار سو یہ اختلاف لفظ کا ہے معنی
ایک ہین اسلیئے کہ اللہ نے پہلے آدم کو خاک سے بنایا پھر مٹی سے جو مختلط باب
تھی جسکو لازب کہتے ہین پھر سنی گاری سے جو خاک سیاہ بدبودار ہوتا ہے پھر جب وہ
خشک ہوگئی تو صلصال کالفخار بنگئے خطیب نے کہا اسجگہ ذکر آخر تخلیق کا ہے
اور کسی جگہہ مبدء کا اور کسی جگہہ اثناء حال کا زمین اسکی مان ہے اور پانی اسکا
باپ ہے یہ دونون ممزوج ہین ساتھہ ہوا کے ہوا گرم ہے جہنم کی بھاپ ہے پھر
مٹی سے بدن و نفس بنا پانی سے روح و عقل بنی آگ سے غوایت و حدت کا مطلب
بنا ہوا سے حرکت و تقلب محامد و مذام مین ہوا غالب جبلت النسان مین مٹی
ہے اسی لیئے ہر جگہہ اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے اگرچہ خلقت اوسکے عناصر
اربعہ سے ہے جسطرح کہ خلقت جان کی بہی اربع عناصر سے ہے لکن غالب
اوسکی جبلت مین آگ ہے اسی لیئے اوسکی طرف منسوب ہے وقال تعالےٰ
وقد خلقکم اطوارا اوسی نے تمکو بنایا طرح طرح سے ف یعنی مان کے پیٹ
مین طرح طرح کے رنگ بدلے پہلے تم عناصر تھے پھر اغذیہ ہوئے پھر اخلاط بنے

پہر نطفہ ہوئے پہر مضغہ پہر علقہ پہر استخوان پہر گوشت پہر پوست طور کے معنی لغت مین مرّہ کے ہین یعنی ایک بار ابن الانباری نے کہا طور سے مراد حال و ہیئت ہے یعنی پہلے تم صبیان تہے پہر شبان ہوئے پہر شیوخ یا مراد اطوار سے اختلاف افعال و اقوال و اخلاق ہے **قال تعالی** انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا ہمنے بنایا آدمی ایک بوند کے لچہے سے پلٹتے رہے اوسکو پہر کردیا سنتا دیکہتا **ف** مراد انسان سے اسجگہ بنی آدم ہین قرطبی نے کہا بلا خلاف نطفہ کہتے ہین ٹپکتے پانی کو مراد منی ہے امشاج سے مراد اختلاط نطفۂ مرد و زن ہے مرد کا پانی سفید و گاڑہا ہوتا ہے اور عورت کا زرد پتلا دونون سے ملکر بچہ پیدا ہوتا ہے کہتے ہین پٹہا و ہڈی مرد کے نطفہ سے بنتا ہے اور گوشت و بال و خون عورت کے نطفہ سے یہانتک کہ اگر کوئی عورت دوسری عورت سے زنا کرے اور دونون کے پانی مجتمع ہوجائین پہر بچہ ہو تو وہ بے استخوان کا ہوگا **حکایت** یہ واقعہ عہد سلطان غیاث الدین مین ہوا تہا سلطان کی سمجہہ مین نہ آیا اطباء و علماء کو جمع کیا کسی کو کچہہ معلوم نہوا فتوی پاس علماء ظفرآباد کے بہیجا محمد بن الحاج نے کہا یہ بچہ دو عورتون کے پانی سے بنا ہے جب تفحص کیا تو ایسا ہی ثابت ہوا بعض علماء نے کہا ہے مراد امشاج سے اطوار خلق ہے کہ پہلے نطفہ تہا پہر علقہ ہوا پہر مضغہ پہر استخوان پہر لحم پہر ایک دوسری خلقت بنا ابن مسعود نے کہا مراد امشاج سے عروق ہین **وقال تعالی**

وخلقناکم ازواجا بنایا ہمنے تمکو جوڑے جوڑے مراد ازواج سے اسجگہ اصناف ہین یعنے ذکور واناث یا الوان یا ہر زوج مخلوقات سے قبیح وحسن وطویل وقصیر وقال تعالی قتل الانسان ما اکفرہ من ای شیء خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے کس چیز سے بنایا اوسکو ایک بوند سے بنایا پھر اندازہ رکھا اوسکا پھر راہ آسان کردی اوسکو پھر اوسکو مردہ کیا پھر قبر مین رکھوایا پھر جب چاہا اوسکو اوٹھا نکالا ف مراد انسان سے اسجگہ انسان کافر ہے اوسپر اللہ نے لعنت کی یہ بددعا ہے اوسپر نہایت بد اندازہ کرنیسے مراد خلق دست وپا وچشم وگوش وسائر آلات حواس وتہیہ مصالح نفس ہے یا اطوار خلق وتقلب ایک حال سے دوسرے حال کی طرف جیسے نطفہ علقہ مضغہ وغیرہا راہ سے مراد طریق خیر وشر ہے یا خروج شکم مادر سے سر مولود کا مان کے پیٹ مین اوپر کی طرف ہوتا ہے اور پاؤن نیچے کی طرف غرضکہ شکم مین سیدھا ہوتا ہے جب وقت خروج کا آتا ہے بالہام الٰہی منقلب ہوجاتا ہے پھر ذکر موت وقبر ونشر کا کیا یہہ آخر طور ہے اب سعید ہے تو جنت ملیگی اور شقی ہے تو دوزخ اوسکا گھر ہے وقال تعالی لقد خلقنا الانسان فی کبد ہمنے بنایا آدمی محنت مین ف یعنی ساری عمر محنت سے خالی کبھی نہین کبد کے معنی ہین شدت ومشقت کے انسان ہمیشہ مکابدت وشدائد دنیا مین رہتا ہے یہانتک کہ مرجاتا ہے

ذوالنون نے کہا لم یزل مربوطا بحبل القضا مدعوا الی الائتمار
والانتهاء حسن نے کہا یکابد مصائب الدنیا و شدائد الآخرۃ پھر کہا
مشقت صبر کی ضراء پر محنت شکر کی سراء پر اوٹھاتا ہے ان دو سے کبھی خالی نہین
رہتا بعض نے کہا مراد شدت خلق ہے کسی نے کہا جری القلب غلیظ الکبد ہے
ابن عباس نے کہا اعتدال و انتصاب مین ہے پھر کہا کہ محنت و تکلیف مین ہے
پھر کہا کہ شدت مین ہے پھر کہا کہ تکلیف ولادت و برآمد دندان و ختان و معیشت
مین ہے یمانی نے کہا لم یخلق اللہ خلقا یکابد ما یکابد ابن آدم و ھو
مع ذلک اضعف الخلق علماء نے کہا ہے پہلی مشقت قطع ناف کی اوٹھاتا
ہے پھر ضیق و تعب کے پھر رضاعت کی اگر دودہ نہ ملے مرجائے پھر دانت نکلنے
کی پھر زبان ہلانے کی پھر دودہ چھڑانے کی پھر ختان کی پھر اوجاع و احزان
کی پھر معلم و صولت معلم کی پھر سیاست مؤدب کی پھر ہیبت اوستاد کی پھر شغل
تزویج کی پھر اولاد و خدم کی یا اجناد کی پھر شغل بناء دور و قصور کی پھر کبر و ہرم
کی پھر ضعف رکبہ و قدم کی مصائب کثیرہ مین جیسے صداع راس و وجع اضراس
و رمد عین و غم دین و وجع سن و الم اذن پھر محن کی مال و نفس مین پھر ضرب و
حبس کی غرضکہ کوئی دن اوسپر نہین گزرتا لکن ایک طرح کی شدت و مشقت
و سختی پاتا ہے پھر موت کی پھر سوال منکر و نکیر و ضغطہ قبر کی پھر ظلمت گور کی پھر
بعث و عرض کی پھر موقف و صراط و میزان وغیرہ احوال آخرت کی یہانتک کہ

جنت مین جائے یا جہنم مین پڑے فلو کان الامر الیہ لما اختار ھذہ الشدائد والآیۃ دلت علی ان لہ خالقا دبرہ وقضی علیہ بھذہ الاحوال فلیمتثل امرہ ذکرہ القرطبی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فارسی مین بذیل آیت باب لکھا ہے ہر آئینہ ما پیدا کردیم آدمی را در مشقت و رنج چہ اصل آدمی در عالم خاک زمین مکہ ست و اصل در عالم آب نطفہ آدم علیہ السلام وہر دو در مشقت گرفتار اند اگر مشقت و رنج آدمی را تفصیل بیان کردہ آید دفترہای طویل می باید امّا اجمالًا این قدر باید دانست کہ اول خلقت آدمی از اضداد چہار گانہ ست حرارت برودت رطوبت یبوست این ہر چہار در مزاج او استیلای خود میخواہند و در پی بر ہم زنی اعتدال او می باشند و پیوستہ در کشاکش این چار اژدہا ست باز چند گاہ محبوس زندان رحم ست و چند دیگر یکبال عجز و ناتوانی در گہوارہ مردہ وار افتادہ نہ زبانی کہ ما فی الضمیر خود را بیان نماید و نہ دست و پائی کہ خواہش خود را بآن طلب کند باز بدرد آمدن دندان و رنج گزاشتن پستان مبتلا میگردد باز در مکتب رنج تادیب مؤدب میکشد و چون در عقال عقل گرفتار شد در کشاکش کن مکن فتادو در انواع رنج و ملال پیچیدہ شد طبعش او را گاہی بزور قوت شہوانی بہیمہ وار ذلیل می سازد و گرفتار حرص میکند از برای درمی بر سرش باری گران می نہد و تمام روز برای مزد حقیری او را بآتش و دود می سپارد و بجہت چند فلس محبوس دکان می نماید و بہوائی چند دانہ او را دنبال جفت گاو می دواند و گاہے

از ثوران قوت غضبیہ در شمار سباع درندہ می اندازد و نفرین خلق و بدگوئی جہان نصیب او می شود مثل گرگ ویوز پنجہ میکشاید و خلق را آزار می دہد و طرفہ تر ازین ہمہ دشواری دیگرست کہ ہم ماسور طبع ست وہم مامور شرع شرع راہ مخالفت طبع می نماید و طبع موافقت نفس میفرماید با موانع عبادت بعبادت ماموست و با دواعی گناہ از گناہ مہجور ہیچ رنجی در عالم نیست بالاتر از جمع اضداد و راضی ساختن مخالفان ہمراہ و اینہمہ مشقتہا در بجہا تعلق بذات ہر شخص دارد اما مشقتہا کہ بحق غیر تعلق دارد پس ازین ہمہ شدید تر اند رعیت ہمیشہ در اطاعت بادشاہ امیر و بادشاہ را رعایت عدل و احسان بر ہمگنان ناگزیر فرزند در رنج خدمت مادر و پدر مادر و پدر در رنج تفقد دختر و پسر ہمچنین حال زن با شوہر و حال شوہر با زن و بندہ با خاوند و خاوند با بندہ و ہمسایہ بہمسایہ بدیگر پس ہیچکس ازین نوع مشقت ہم خالی نیست و با این ہمہ مشقتہای دنیا مشقت سکرات موت و رنج مفارقت مال و اولاد و فوت و تنگی قبر و ظلمت لحد و تنہائی دران مقام و سوال منکر و نکیر و ہول قیامت و روز نشور و ہیبت نفخ صور و خوف فضیحت در حضور اولین و آخرین و لحوق شرمندگی در وقت حساب و وزن اعمال و استادن در مواجہہ حضرت رب العزت و اگر معاذ اللہ با این ہمہ در قسمت دوزخ افتاد و خیبت و خسران ابدی نصیب او شد مشقت و رنج او خارج از وصف گردید انتہی محمد صادق اخترنی صبح صادق مین حکما سے نقل کیا ہے آپ کہ اصل آفرینش آدمی ست چون از صلب

پدر برحم مادر رود و باآب زن بیامیزد تیره و غلیظ شود بادی بوزیدن آمده آنرا در
جنبش آرد تا چون آب پنیر گردد پس مانند ماست شود انگاه عضو عضو قسمت یابد
و روی پسر سوی پشت مادر باشد و روی دختر سوی شکم و دستها بر پیشانی و زنخ
بزانو و اطراف چنان فراهم و تنگ که گوئی در کیسه کشیده اند و چون مدت معین
تمام شود هنگام ولادت قادر مطلق بادی بر رحم مسلط گرداند تا ازان قوت
اخراج در فرزند حاصل آید و تا سر از تنگنای شکم برآوردن چندان رنج بیند که در
شکنجهٔ خیال نتواند کرد چون بیرون آید اگر نرمی دست بروی نهند یا دسردی
بروبوزد او را صدمهٔ آن با پوست کندن برابر باشد و انگاه بچندین بلاها گرفتار شود
در وقت تشنگی و گرسنگی شیر نتواند خواست و اگر بدردی در ماند نتواند گفت و کشاکش
برداشتن و نهادن را خود نهایت نباشد و بعد انقضای ایام شیرخوارگی بمشقت
دانش آموختن و هنرمند شدن گرفتار گردد و محنت درد و بیماری و دارو و پرهیز افتد
و بعد ازین هرگاه بحد بلوغ و سن تمیز رسد اندیشهٔ اهل و عیال و اندوه مال و غیر مال
دامنگیر حال شود و با این همه چار طبع ضد یکدیگر هر دم و هر لحظه با وی همراه باشند
و حوادث و آفات عارضی چون مار و کژدم و خار و چاه و سرما و گرما و باد و باران
و دام و دد و کشتن و سوختن در کمین و تصدیعات پیری و ضعف بدن اگر تا آن
حد رسد و عسرت و احتیاج و دشمنی مخالفان و بد اندیشی دشمنان ضمیمهٔ آن و
نفس امّاره چون اژدهای هفت سر هر لحظه بقصد هلاک و هوا و هوس هر نفس

ازپیش وپس چون زنبور نیش زن وبا این همه خدای تعالی اعبادت بی ریا خواہد وملک الموت جان وعیال نفقه ونان وشیطان ایمان عیاذاً باللہ ۵

ما اسیرانِ بلا را زندگانی مشکل ست		عیش ما کوتاه چون پرواز مرغ بسمل ست

باز از عیال واطفال وتوابع ولواحق اگر یکے بدردی درماند بمقتضای بشریت آن درد بدل او سرایت کند ودر آخر با ہزاران حسرت وتاسف مال ومنال واہل وعیال را گذاشتن وشربت ناگوار جان کندن از دست قابض الارواح کشیدن وعذاب قبر وجواب سوالات منکر ونکیر وحساب حلال وحرام درپیش وہنوز عاقبت کار مبہم واحسرتا آمدن بآن تصدیع ورفتن باین تکلیف اول بآن صعوبت و آخر باین اذیت ۵

با دل گفتم که ای دل احوال تو چیست		دل دیده پر آب کرد وخوناب گریست
گفتا که چگونه باشد احوال کسے		کو را ہمراد دیگرے باید زیست

انتھے مین کہتا ہون کہ یہ سارا بیان ایک نمونہ قلیل ہے تکالیف ومشاق انسان سے حاصل مدعا یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو مشقت ومحنت مین پیدا کیا ہے ولادت سے تا موت کوئی زمانہ ایسا نہین ہے کہ آدمی زاد بالکل مشقت سے خالی ہو پھر اسباب تکلیف کے اور انواع محن کے واسطے ہر فرد بشر کے علحدہ ہین مصائب فقرا کے اور طرح پر ہوتے ہین مصائب امرا کے اور طرح پر پھر زمانے کی مشقتین محنتین جدا ہوتی ہین عہد طفولیت کی تکلیفات

اور ہوتی ہین اور زمان شباب کی کچھہ اور وقت پیری کے کچھہ اور پہر محن حضر اور
ہین اور محن سفر اور پہر جو آفات ہاتھہ سے اعزہ کے پہنچتے ہین وہ اور قسم کے
ہین اور جو طرف سے اجانب کے آتی ہین وہ اور قسم کے غرضکہ ایک ہنگامۂ عجیب پر اس
ظلوم جہول کے برپا ہے اور ایک فسانۂ غریب واسطے اس ضعیف کے ثابت ہے

سدا مجھے مرض بیخودی عذاب رہا	کبھی عشق سے جو فرصت ہوئی تو خواب رہا
کبھی فگار مغیلان کبھی بیابان گرد	جہان جہان مین رہا خستہ و خراب رہا
کبھی ہے فکر کبھی غم کبھی الم کبھی رنج	ہمارا حال سدا وقف انقلاب رہا

باب دوم بیانمین بعض سنن مطہرہ کی دربارۂ خلقت بنی آدم علیہ السلام

ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ہمسے کہا اور وہ صادق مصدوق ہین کہ آفرینش
ایک تمہارے کی جمع کیجاتی ہے پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن نطفہ رہتا ہے
پہر پھٹکی خون کی ہوجاتا ہے مثل اسکے پہر لوٹی گوشت کی مثل اسکے پہر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکی فرشتہ
چار باتین دیکر سو لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اوسکا اور اجل اوسکی اور رزق اوسکا
اور یہ کہ شقی ہے یا سعید یعنی بدبخت یا نیکبخت پہر پہونکتا ہے اوسمین روح
سو قسم ہے اوسکی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا
ہے جنت والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان
جنت کے مگر ایک گز پہر سبقت کرجاتی ہے اوسپر کتاب وہ عمل کرنے لگتا ہے اہل نار
کا سا پہر داخل ہوتا ہے آگ مین اور کوئی تم مین کا عمل کرتا ہے نار والون کا سا

یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ذراع پہر سبقت کرجاتی ہے کتاب وہ عمل کرنے لگتا ہے جنت والون کا سا پہر داخل ہوتا ہے جنت مین متفق علیہ اس حدیث مین طریقہ پیدائش انسان کا پیٹ مین مان کے بتا کر انجام اوسکا بیان کیا ہے اس حدیث مین خوف ورجا دونون کا ذکر آیا ہے معلوم ہوا کہ آدمی اپنے اعمال نیک پر گھمنڈ کر کے آپکو مغفور نہ سمجھے اوسے کیا معلوم ہے کہ قسمت مین جنت لکھی ہے یا جہنم اسی طرح اعمال بد کی وجہ سے نا امید نہو وہ کیا جانے کہ نصیب مین کیا لکھا ہے دوزخ یا بہشت یہ حدیث نص ہے اس بات پر کہ بعد چار ماہ کے بچے مین جان پڑ جاتی ہے اب اگر کوئی چار مہینے کا حمل ساقط کر دیگا تو وہ مرتکب قتل نفس کا ٹھیریگا قتل نفس مسلم اکبر کبائر ہے اور بچہ مان کے پیٹ مین بعد نفخ روح کے بلکہ بعد ولادت کے فطرت پر ہوتا ہے تو اوسکا اسقاط سفک دم مسلم ہوا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ معلوم ہوا کہ اصل فطرت انسان توحید رحمان پر ہوتی ہے عمر بن خطاب نے تفسیر کریمہ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم مین مرفوعاً سنکر کہا ہے اللہ نے آدم کو پیدا کیا پہر اپنا داہنا ہاتھ

اونکی پیٹھ پر پہیرا پیٹھ سے ذریت نکالی پہر فرمایا پیدا کیا ہے مینے اِنکو واسطے جنت کے یہ جنت والون کا سا کام کرینگے پہر پیٹھ پر ہاتہ پہیر کر ذریت نکالی فرمایا مینے اِنکو نار کے لئے پیدا کیا ہے یہ نار والون کا سا کام کرینگے ایک آدمی نے کہا اے رسولؐ خدا پہر عمل کرنا کس لئے ہے فرمایا اللہ جب بندی کو واسطے جنت کے پیدا کرتا ہے تو اوس سے کام اہل جنت کا سا لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت سے مرجاتا ہے پہر اوس عمل کی وجہ سے اوسکو جنت مین داخل کرتا ہے اور جب بندی کو واسطے نار کے پیدا کرتا ہے تو اوس سے نار والون کا سا کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل نار سے مرجاتا ہے پہر بسبب اوس عمل کے اوسکو جہنم مین داخل کرتا ہے رواہ مالک والترمذی وابو داؤد اِس حدیث مین ذکر پیدائش انسان کا ہے کہ قبل ولادتِ دنیا کے اللہ نے ذریت آدم کو اونکی پشت سے نکال کر جنتی دوزخی ٹہیرادئے ہین یہ حدیث بہی بڑی خوفناک ہے لکن اسمین شناخت بہشتی دوزخی کی دنیا مین بتادی ہے کہ عامل صالح جنتی ہوتا ہے جبکہ خاتمہ اوسکا کسی عمل نیک پر ہوجاتا ہے اور عامل بد جہنمی ہوتا ہے جبکہ موت اوسکی کسی بُرے کام پر ہوتی ہے ابو موسیٰ اسے مرفوعًا کہتے ہین اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی بہر مٹی سے جو لی ساری زمین سے سو آئے بنی آدم زمین کے انداز پر کوئی اونمین لال ہے اور کوئی سفید و سیاہ اور کوئی درمیان اِن رنگتون کے اور کوئی سہل ہے یعنی نرم اور کوئی حزن ہے

یعنی سخت اور کوئی طیب ہے یعنی پاک صاف اور کوئی خبیث ہے یعنی ناپاک رواہ
الترمذی وابوداؤد اس حدیث مین انواع ظاہر و باطن انسان کی بیان فرمائے
ہین احمر وابیض واسود ہونا ظاہر سے تعلق رکھتا ہے اور سہل وحزن وطیب وخبیث
ہونا باطن سے تعلق رکھتا ہے جیسی مٹی جس زمین کی تہی ویساہی اثر صورت و
معنی مین ظاہر ہوتا ہے ابوالدرداء کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ عز وجل فارغ ہوا
ہر بندہ سے اپنی خلق مین پانچ چیزون سے اجل عمل مضجع اثر رزق رواہ
احمد یعنی جب بندہ پیدا ہوا تو ان پانچ امر سے اوسکو علاقہ ہوتا ہے سو اللہ نے
پہلے ہی سے یہ پانچون کام کر رکھے ہین موت کا وقت مقرر کر دیا ہے کہ کب مریگا
اور کہان مریگا اور کس جگہہ دفن ہوگا وطن مین یا غربت مین حضر مین یا سفر مین
اور کیسا عمل کریگا خیر یا شر اور اوسکا مضجع یعنے سکون وقرار کیونکر ہوگا اور اوسکا
اثر یعنی حرکت واضطرار کسطرح پر رہیگا اور کتنا رزق پائیگا اور کہان سے کیونکر
وہ رزق حاصل ہوگا یہ سب امور پیدا ہونیسے پہلے طے ہو چکے ہین یہ بات
نہین ہے کہ بعد پیدا کرنیکے بندہ کو نسبت ان امور کاوہ کرتا ہو بلکہ حدیث ابن عمرو
مین رفعاً آیا ہے کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السمٰوات
والارض بخمسین الف سنۃ رواہ مسلم یعنی پچاس ہزار برس پہلے
آفرینش ارض وسماء سے تقدیرات خلائق کو لکھہ رکھا ہے اس خلائق مین نوع انسان
بدخول اوّلی داخل ہے یہ حدیث دلیل ہے ثبوت قدر پر ایمان لانا قدر پر فرض ہے

منکر قدر کا فرہوتا ہے بلکہ حدیث مرفوع مین یہ خبر دی ہے کہ اہل قدر یعنے
منکرین قدر مین خسف مسخ یا قذف ہوگا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن صحیح غریب عن ابن عمر وابوداؤد وابن ماجۃ پہر بعض مورخین
اسلام نے وقوع اس خبر کا بقید سنہ وماہ ضبط کیا ہے وللہ الحمد ابوہریرہ کا
لفظ رفعاً یہ ہے جب اللہ نے آدم کو پیدا کیا اونکی پشت پر ہاتھ پہیرا اونکی پیٹھہ
سے ہر جان اونکی ذریت کی جسکا اللہ خالق ہے قیامت کے دن تک نکل پڑے
الحدیث رواہ الترمذی ابوالدردا رفعاً کہتے ہین اللہ نے جب آدم
کو پیدا کیا تو اونکے دوش راست پر ہاتھہ مارا سفید ذریت نکالی گویا چھوٹی چونٹیان
ہین پہر دوش چپ پر ہاتھہ مارا سیاہ ذریت نکالی گویا کوّے ہین پہر داہنے
والون سے کہا یہ جنت مین ہین اور مجبکو کچہہ پروا نہین ہے اور بائین والون
سے کہا یہ دوزخی ہین اور مجھے کچھہ پروا نہین رواہ احمد یہ حدیث دلیل
ہے اس بات پر کہ اللہ پر کوئی شئی واجب نہین ہے جسے چاہا بہشتی بنایا جسے
چاہا دوزخی کیا یہ شان ہے لاُابالی کی حدیث ابوعبداللہ صحابی مین فرمایا ہے
ان اللہ عزوجل قبض قبضۃ واخری بالید الاخری وقال ہذہ
لہذہ وہذہ لہذہ ولا ابالی رواہ احمد معلوم ہوا کہ انتظام آغاز و
انجام جملہ بنی آدم کا پہلے سے ہوچکا ہے اب اوسی کے موافق دنیا مین وقتاً فوقتاً ہر امر
ظاہر ہوتا رہتا ہے ابن عباس نے رفعاً کہا ہے اللہ نے پشت آدم سے

میثاق نعمان یعنے عرفہ مین لیا تہا اونکی پشت سے ساری ذریت جسکا پیدا کرنا تہا نکالکر اپنے سامنے ڈالدی پہر اونکے منہہ پر یہ بات کہی الست بربکم سبنے کہا بلے یعنی ہان تو ہمارا رب ہے یہ اسلئے کیا کہ کہین دن قیامت کو کہنے لگین کہ ہم تو اس امر سے بالکل غافل تہے یا یہ کہین کہ شرک تو ہمارے باپ دادون نے ہمسے پہلے کیا تہا ہم اونکی ذریت بعد اونکے آئے کیا تو ہمکو فعل مبطلین پر ہلاک کرتا ہے رواہ احمد یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ نے قبل پیدائش انسان کے دنیا مین اپنی حجت عالم ذر مین سارے بنی آدم پر وبر او نکے باپ ابوالبشر کے تمام کردی اُبی بن کعب نے تفسیر آیہ واذ اخذ ربك من بنی آدم الخ مین کہا ہے کہ اللہ نے ساری ذریت کو جمع کرکے جوڑا جوڑا بنایا پہر اونکو صورت بخشی پہر اونسے گفتگو کرائی وہ بات چیت کرنے لگے پہر اونسے عہد و پیمان لیا اور اونکو خود گواہ اونکی جانون پر کیا الست بربکم کہا بلے فرمایا مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا ہون تمپر تمہارے باپ آدم کو کہین کہنے لگو تم دن قیامت کو کہ ہمکو علم اس بات کا نہ تہا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی کہا شہدنا بانك ربنا والہنا لا رب لنا غیرك ولا الہ غیرك سواقرار کیا اسکا ذریت نے الحدیث یہ حدیث مبین ہے حال سابق بنی آدم کے قبل اسکے کہ وہ دنیا مین آئین پہلے اللہ نے

اونسنے اقرار اپنی ربوبیت و الوہیت کا سامنے ساری خلائق اور روبرو اونکے
باپ آدم کے لیلیا ہے اور وہ لفظ بلیٰ کہہ چکے ہین لیکن پھر دنیا مین یہ بلا پڑی کہ
اوس بلیٰ کو بہول گئے مشرک ہو گئے حالانکہ اللہ پاک نے جو حق تہا انصاف و
اتمام حجت کا وہ بکرات و مرات ادا کر دیا یعنی اوّل اونکے اقرار پر سموات و ارضین
سبع کو گواہ کیا پہر آدم کو پہر اوس میثاق کی یاد دہی رسول بہیجکر کتابین اوتار کر
کے پہر کتابونمین صدہا دلائل توحید ذکر کئے زبان انبیاء پر مراتب قبول الہیت
و ربوبیت کے ادا کرائے اب اِس سے زیادہ اور کیا ہوتا لیکن الانسان بڑا ظلوم جہول
ہے اسنے سب کچہ سُنا سمجہا لیکن پہر شیطان کے کہنے مین اور اوسکے بہکانے
مین لگ گیا سوا اون چند اشخاص کے جنکو سعادت ازلی شامل حال ہو رہی ہے
سو فائزین بہت قلیل ہین اور ہالکین بہت کثیر اور معذبین کا عدد بہی کم ہے
اونسے کم ناجین ہین و ذلک تقدیر العزیز الحلیم شان لاأبالی نے ہر
خالف کا پتّا پانی کر دیا ہے اور نامعلومیت انجام نے ہر عاقل کی کمر توڑ دی ہے
ہر بیدار مغز اپنے افعال قلوب و اعمال جوارح پر نظر کرکے دریافت کرسکتا ہے کہ وہ
انواع چہارگانہ بنی آدم مین سے کس نوع مین داخل ہو سکتا ہے لیکن غور
کرنے والے عواقب امور مین اب بالکل باقی نہین رہے یا ہزار مین ایک دو
ہون تو ہون تفصیل اس مقام کی رسالہ توزیع العباد مین لکہی گئی ہے
و باللہ التوفیق **ف** حدیث عائشہ مین فرمایا ہے فرشتے نور سے بنے ہین اور جان

لپٹے ہے آگ کی اور آدم اوس چیز سے جو تمسے بیان کی گئی یعنی مٹی سے رواہ مسلم انس کا لفظ مرفوع یہ ہے جب مصوّر کیا اللہ نے آدم کو جنت مین تو چہوڑ دیا اونکو جب تک چاہا ابلیس نے اگر ارد گرد پہر کر دیکہا کہ یہ کیا چیز ہے جب انکو اجوف پایا جانا کہ یہ ایک ایسی مخلوق ہے جو آپ کو تہام نہ سکیگی رواہ مسلم یہ حدیث کچہہ مخالف اوس روایت کی نہین ہے جسمین یہ ذکر آیا ہے کہ اللہ نے ایک مشت خاک زمین سے لیکر خمیر آدم کیا اور وہ ٹہیکرا اونکا درمیان مکہ و طائف کے بطن نعمان مین قریب عرفہ پڑا رہا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ استعداد صورت انسانیہ کی اسی زمین پر حاصل ہوگئی ہو پہر تشکیل کا اتفاق جنت مین ہوا ہو اور اس آیت شریف مین اسکن انت و زوجك الجنة مین دلالت اس بات پر نہین ہے کہ ادخال آدم کا جنت مین بعد نفخ روح کے ہوا ہو کیونکہ روایات متظافر ہین اس بات پر کہ حوا آدم سے جنت مین پیدا ہوئی ہین اور انکو بہی حکم سکونت کا جنت مین ہمراہ آدم کے ملا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ہر بنی آدم جسدم پیدا ہوتا ہے شیطان اوسکے دونون پہلو مین انگلی سے کونچ دیتا ہے سوا عیسی بن مریم کے کہ جب اونکے کونچنے چلا تو پردہ یعنی مشیمہ مین انگلی مار دی متفق علیہ یعنی بدن تک ہاتہہ نہ پہونچا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ تسلط شیطان کا اونپر نہوا اسی طرح سارے انبیا علیہم السلام تعریف شیطان سے محفوظ ہوتے ہین ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا شیطان منقاد ہو گیا تہا

جابر مرفوعاً کہتے ہین جب اللہ نے آدم و ذریت آدم کو پیدا کیا ملائکہ نے کہا ای رب
تو نے انکو پیدا کیا یہ کہاتے پیتے نکاح کرتے سوار ہوتے ہین اب تو اونکے لئے دنیا
اور ہمارے لئے آخرت ٹہیرا دے اللہ نے فرمایا لا اجعل من خلقتہ بیدی
ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب
الایمان یعنی بہلا جسکو مینے اپنے ہاتہہ سے بنایا اور اوسمین اپنی روح پہونکی اوسکو
مین مانند اوسکے کر سکتا ہون جسکو نرے حرف کُن سے بنایا ہے یہ حدیث دلیل
ہے اس بات پر کہ خلقت انسان کو ایک خصوصیت ہے بہ نسبت خلق دیگر
کے ہر چند وجود ہر شئی کا اسی حرف کُن سے ہوا کرتا ہے اور اللہ کو کسی شئی مخلوق
کے ایجاد کرنے مین حاجت اسباب و آلات کی نہین ہوتی ہے انسان ہو یا
اور کوئی شئی لیکن یہ اوسکا فضل و کرم ہے کہ اوسنے انسان کو باقی مخلوق پر
فضیلت دی ہے اہل علم نے کہا ہے لا یستوی البشر والملک فی الکرامۃ
والقربۃ بل کرامۃ البشر اکثر و منزلتہ اعلی وھذا من جملۃ ما یستدل
بہ اھل السنۃ علی تفضیل البشر علی الملک انتہی مین کہتا ہون قرآن
مین فرمایا ہے ولقد کرمنا بنی آدم اور ذکر مکرم علیہ کا نہین کیا اس سے
معلوم ہوا کہ آدمی اشرف و اکرم مخلوقات ہے یعنی باعتبار صورت و معنی دونون
کی صورت پر یہ آیت دلیل ہے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم
اور معنی پر یہی حدیث باب بلکہ اللہ نے انسان مین ہر مخلوق کا ایک نمونہ رکہا ہے

جسکے سبب سے اوسکو عالم صغیر کہتے ہین یہ بہی ایک دلیل ہے کرامت بشر پر حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے المومن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ
قید بعض کی اسلئے ہے کہ مثلاً جسطرح ہر مومن پیغمبر سے اکرم تر نہین ہے اسی طرح
اکابر ملائکہ سے بہی بہتر نہین ہے جیسے جبرئیل علیہ السّلام وغیرہ ہان عوام بشر
عوام ملائکہ سے اور خواص بشر خواص ملائکہ سے اور خواص ملائکہ عوام بشر سے بہتر
و بہتر ہین اللہ نے یوم جمعہ کو خصوصیات بخشی ہین ازانجملہ ایک یہ فضیلت ہے
کہ آدم علیہ السّلام کو اوسی دن بعد عصر کے پیدا کیا ہے گویا اصل بشر کی اسی دن
سے ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے وخلق آدم بعد العصر من
یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النهار فیما بین العصر الی
اللیل رواہ مسلم جب انکو پیدا کیا تو طول انکا ساٹھہ گز کا تہا سات گز کے
عرض مین یہ مضمون رفعاً حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے رواہ احمد ظاہر
یہ ہے کہ مراد گز سے یہی گز متعارف ہوگا جو وقت ارشاد اس حدیث کے نزدیک
مخاطبین کے مروج و معروف تہا نہ آدم علیہ السلام کا ہاتہہ اسلئے کہ اگر ذراع
نفس آدم مراد ٹہیریگا تو اونکا ہاتہہ بمقابلہ طول جسد نہایت قصیر ہوگا او تناسب
سے خارج ہو جائیگا پہر بعد آدم علیہ السّلام کے قد و قامت بنی آدم کم ہونے
لگا یہانتک کہ جو طول قامت اب ہے اتنا رہگیا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
الناس کلهم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی وابوداؤد ۔

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سارے بشر ایک ہی بشر کی اولاد ہین جنکا نام آدم علیہ السلام تہا
یہ قول مجوس کا کہ ہم اولاد کیومرث ہین جو اول بشر تہا اور یہ قول ہنود کا کہ آدمی اولاد
مہادیو ہین صحیح نہین ہے یہ اور بات ہے کہ انکی زبان مین کیومرث و مہادیو نام ابو البشر
آدم علیہ السلام کا ہو تو پہر مزاحمت نہین ہو سکتی ہے پہر اوس جنت مین اختلاف
ہے جہان سے آدم نکالے گئے اکثر کا قول یہ ہے کہ وہ جنت آسمان پر تہی اور قرطبی
نے معتزلہ و قدریہ سے یون نقل کیا ہے کہ وہ جنت زمین پر تہی ابن القیم رح نے
ادلہ فریقین کتاب حادی الارواح مین لکہے ہین بہتر یہ ہے کہ اس جگہہ توقف کرے
جزم ساتہہ کسی قول کے نہ کرے پہر بعض نے کہا ہے کہ حوا قبل دخول آدم کے
جنت مین پیدا ہوئی تہین اور کسی نے کہا کہ بعد دخول کے بعض مفسرین اسی
طرف گئے ہین اسجگہہ بہی بہتر یہی ہے کہ توقف کیا جائے اسلئے کہ کوئی مرفوع صحیح
صریح اس باب مین بجز آثار صحابہ کے نہین آیا ہے ابن الجوزی نے کہا ہے کہ مکث
آدم کا جنت مین نصف یوم ایام آخرت سے تہا یعنی پانسو برس انکی بی بی حوا
انکی پسلی سے جنت مین پیدا ہوئین انتہے سب سے پہلے جو صدمہ آدم علیہ السلام کو
پہنچا قتل ہابیل تہا اس رنج مین سو برس تک وہ نہین ہنسے یہ قتل براہ حسد ہوا

خاتمہ بیان مین موت کے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بہت یاد کرو تم ہاذم لذات یعنی موت کو جس شخص کے
سامنے موت ہے اوسکو لائق ہے کہ وہ موت کو خوب یاد رکہے اور اپنے نفس کو

مُردون مین گن لے کہ ہر آنیوالے چیز قریب ہوتی ہے لوگ ذکر موت مین دو طرح پر ہین ایک اہل غفلت انمین کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جو بالکل موت کو یاد ہی نہین کرتا اور اگر یہ ذکر اوسکو عارض ہوتا ہے تو دل سے اوسکو پہیر دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا ہوتا ہے کہ جب یہ ذکر اوسکو عارض ہوتا ہے تو فراق دنیا اور نقص بنیہ پر غمگین ہوتا ہے یہ دونون فریق حزب غافلین جاہلین مین داخل ہین دوسری قسم اہل یقیظہ ہین یعنی بیدار مغز لوگ یہ کئی قسم پر ہین کوئی انمین خائف ہے یا تو بالطبع یا اسلیئے کہ اپنے عمل کو پسند نہین کرتا ہے یا اسلیئے کہ موت ایک دروازہ ہے جزاء اعمال کا آدم علیہ السلام اور ابراہیم خلیل علیہ السلام نے موت کو مکروہ رکہا تہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو بوجہ کراہیت موت کے ایک طمانچہ مارا تہا داؤد علیہ السّلام جب ذکر موت وقیامت کا کرتے اتنا روتے کہ اونکے جوڑ منخلع ہوجاتے جب ذکر رحمت کا کرتے تب جی ٹہکانے ہوتا ابن سیرین کا ہر عضو وقت ذکر موت کے مرجاتا عمر بن عبدالعزیز وقت ذکر موت کے مضطرب الاوصال ہوجاتے اور مثل پرندے کے پر جہاڑنے لگتے ؎

عاشق ہوا ہے درد مرے بندبند کا	اللہ ہی طبیب ہے مجہہ دردمند کا

بعض صالحین پر شوق لقاء رب کا غالب ہوتا باوجود خوف کے موت سے وہ موت کو اختیار کرتے کیونکہ موت موعد لقاء حبیب ہے ؎

می فروشند خویش را اوّل خریدار شما	بی فنای خود میسر نیست دیدار شما

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وقت موت کے کہا تہا حبیب جاء علی فاقة لا افلح
من ندم یعنی دوست وقت حاجت کے آیا جو نادم ہوا او سنے فلاح نہ پائی ؎

وز دیدہ ام از بہر تو در سینہ دمی چند	وقت ست اگر رنجہ نمائی قدمی چند

اور کوئی شخص انمین موت کو اسلئے مکروہ رکہتا تہا کہ اپنے عمل کو درست کرلے
اور کسی نے موت کی سختیون کا خیال کیا اسلئے اوسکا حذر قوی ہوا سو پہلے
شدت موت کے حق مین غافلین کے قوی ہوتی ہے وہ مفارقت ہے مال
و ولد کی اور یہ شدت حق مین اہل تیقظہ کے خفیف ہوتی ہے اسلئے کہ وہ
امر اہم مین مشغول ہوتے ہین ؎

تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری	سبک وحان چو بوئی گل فرو لبستند محملہا

شدت دوم رویت اعمال سے ہے ابو جعفر محمد بن علی کہتے ہین ہر میت کے لئے وقت
موت کے اوسکے اعمال صالحہ و سئیہ متمثل ہو کر سامنے اوسکے آتے ہین وہ اپنے
حسنات کی طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکہتا ہے اور سیئات دیکھکر سرنگون ہوتا ہے
مجاہد نے کہا ہر مردہ پر اوسکے جلیس عرض کئے جاتے ہین خواہ اہل ذکر ہون
خواہ اہل لہو شدت سوم حسرت فوت سے ہے جسدم کہ استدراک اوسکا ممکن نہین ہو اور یہ اشد شدت ہے
اہل تیقظہ پر کہتے ہین کہ مردہ ملک الموت سے کہتا ہے کہ مجھے ایک دن کی مہلت
دی وہ کہتا ہے ایام چلے گئے یہ کہتا ہے ایک ساعت کی مہلت دی وہ کہتا ہے
ساعات بہی گئی قتادہ نے کہا ہے وہ یہ تمنا کچھہ اسلئے نہین کرتا ہے کہ اپنے

اہل وعشیرہ کے پاس پہر کر آئے بلکہ یہ تمنای رجوع اسلئے ہے کہ اللہ کی طاعت
پر عمل کرے شدت چہارم معاینۂ ملک الموت ہے یہ ایک حالت عظیم ہے خلیل جلیل
علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا تہا مجہے دکہاؤ کہ تم ارواح کفار کیونکر قبض کرتے
ہو کہا تمکو طاقت دیکہنے کی نہو گی کہا ہان ہو گی کہا اچہا منہہ پہیر و منہہ پہیرا بہر
دیکہا تو ایک مرد سیاہ دیکہا جسکا سر آسمان سے لگا تہا اوسکے دہن سے لپٹ
آگ کی نکلتی تہی اوسکے بدن کا ہر بال ایک مرد کی صورت تہا جسکے دہن و گوش
سے شعلہ ہای آتش نکلتے تہے ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا
کہا اگر کافر کوئی بلا و حزن ندیکہے مگر تمہاری صورت تو اتنا ہی اوسکو کفایت ہے اب
مجہے وہ صورت دکہاؤ جس سے تم ارواح مؤمنین قبض کرتے ہو کہا منہہ پہیرو
منہہ پہیر ابہر دیکہا تو ایک جوان نہایت خوبصورت خوشبودار سفید لباس مین پایا
شدت پنجم الم موت ہے موسی علیہ السلام سے بعد وفات کے کہا گیا تہا تمنے مزہ موت
کا کیسا پایا کہا جیسے ایک گرم سیخ لوہے کی اندر صوف کے کر کے کہینچی جائے کہا اے
موسی ہمنے تجہپر آسانی کی ہے شداد بن اوس کہتے تہے اگر کوئی مردہ زندہ کر دیا جائے
اور وہ دنیا کے لوگون کو الم موت کی خبر دے تو وہ کچہ فائدہ زیست مین نپائین اور
نہ خواب سے لذت اوٹہائین وہب نے کہا اگر الم ایک رگ کا رگہا ی میت سے اہل زمین
پر تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو سمالے فضیل بن عیاض سے پوچہا تہا مردے کا کیا
حال ہے کہ اوسکی جان نکالی جاتی ہے اور وہ خاموش ہوتا ہے اور ابن آدم کو اگر

ایک چونٹی کاٹتی ہے تو وہ اضطراب کرتا ہے کہا فرشتے اوسکو جکڑ بند کر دیتے ہین شدت
شتم دیکہنا مجرمین کا ہے اپنے مواضع نار کو اور اس رؤیت کا خوف صلحار کو وقت
نزع کے قلق مین ڈالتا تہا اسکے خوف کے مقابلے مین وہ ہر شدت کو بہول جاتے
تہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کوئی نفس ابن آدم کا نہین نکلتا ہے یہانتک کہ
وہ جان لیتا ہے کہ بازگشت اوسکی کدہر ہے طرف جنت کے یا نار کے ابراہیم نخعی وقت
موت کے رونے لگے کہا کیون روتے ہو کہا قاصدان رب کا منتظر ہون کہ کدہر
لیجائینگے طرف جنت کے یا دوزخ کے شدت ہفتم یہ ام الشدائد ہے اسی کو سوء خاتمہ
کہتے ہین اعاذنا اللہ منہا بمنہ وکرمہ اسکی تفسیر دو طرح پر آئی ہے ایک یہ کہ
دل پر وقت سکرات موت وظہور اہوال موت کے شک یا جحود غالب آجائے اور روح
وقت غلبہ اس آفت کے باہر نکلے اور اللہ تعالی سے زمرہ کفار مین جاکر ملے **حکایت**
عبد العزیز بن ابی روّاد کہتے ہین مین پاس ایک شخص کے نزع مین حاضر ہوا اوس سے
کہتا تہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ کلمہ پڑہتا تہا جب آخر وقت مین کہا کہ کلمہ کہہ تو وہ کہنے
لگا تو کب تک مجہسے کلمہ کہلائیگا مین اس قول کا منکر ہون اور اسی حالت پر مر گیا مین
اوسکے جنازہ پر نہ گیا اوسکی جورو سے حال اوسکا پوچہا کہا یہ دائم الخمر تہا عبد العزیز کہتے تہے
گناہون سے بچو کہ اسی نے اوسکو ہلاک کیا دوسری تفسیر سوء خاتمہ کی یہ ہے کہ وقت موت کے
دل پر غلبہ حب وشہوات دنیا کا ہو اور اسی حالت استغراق مین جان نکلجائے اور اس سبب سے
سبب تدارک لغزش کا اور طیاری لقاء حق کی نکر سکے اور یہ ایک حجاب ہے جو قرب حق

بعد حمات کے دور رکھتا ہے بلکہ حشر مین بھی اسلیئے کہ ہر میت اوسی حالت پر محشور ہوگا جسپر مرا ہے

لا تأمن الموت فی طرف و لا نفس ولو تمنعت بالحجاب والحرس
واعلم بان سہام الموت نافذۃ فی کل مدرع منا و مترس
ما بال دینك ترضی ان تدنسہ وثوب جسمك محفوظ من الدنس
ترجو النجاۃ و لا تسلك مسالکہا ان السفینۃ لا تجری علی الیبس

اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم حسن نے کہا موت نے دنیا کو رسوا کردیا کسی ہوشیار کے لئے خوشی کو باقی نچھوڑا بندہ جب فکر موت کا اپنے دل کو لازم کرلیتا ہے تو دنیا نزدیک اوسکے حقیر و خوار ہوجاتی ہے ربیع بن صبیح کہتے ہین ہمنے حسن سے کہا ہمین وعظ کرو کہا جو آدمی تم مین تندرست ہے وہ توقع اسکی رکھتا ہے کہ کوئی درد و بلا اسکو پہنچے اور جو جوان ہے وہ متوقع پیری ہے جو اوسکو فنا کردے اور جو بوڑہا ہے وہ موت کا متوقع ہے جو اوسکو ہلاک کردے عمر بن عبد العزیز فقہا کو جمع کرکے مذاکرہ موت و قیامت کا کرتے پھر وہ سب اتنا روتے کہ گویا اونکے سامنے جنازہ رکھا ہے سمیط ابن عجلان کہتے ہین جو شخص موت کو نصب العین اپنے رکھیگا وہ کچھ پروا ضیق و سعت دنیا کی نہ کریگا ۵

الموت بحر ہائل موجہ تضل فیہ حیلۃ الساہج
لا ینفع الانسان فی قبرہ غیر التقی والعمل الصالح

عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے اگر میرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا تو عذاب خدا سے قبل اسکے کہ اوس عذاب کو دیکھون فدیہ مین دیدیتا معاذ نے وقت موت کے کہا

أعوذ بك من ليلة صباحها النار ابوہریرہ روئے کسی نے کہا کیوں روتے ہو کہا بُعد بیابان وقلّت زاد وعقبۂ کئود رولاتا ہے پہر وہان سے ہبوط یا تو طرف جنت کے ہوگا یا طرف نار کے سلف مین بعض ایسے بہی تہے کہ جنکے لئے باب لطف مفتوح ہوگیا اور اونکے ساتہہ نرمی کی گئی تہی بلال نے وقت موت کے کہا تہا واطرباہ غداً نلقی الاحبۃ محمداً وحزبہ شبلی سے وقت موت کے کہا لا الہ الا اللہ کہو کہا ؎

ان بیتا انت ساکنہ	غیر محتاج الی السرج
وجہک المامول حجتنا	یوم یاتی الناس بالحجج

ایک مرد ایک مرد غریب پر داخل ہوا وہ موت مین تہا اوسکے گرد قوم رو رہی تہی کہا

یکوہ وما ایاہ یبکون بل دأو ا	موارد امرہم الیہ قریب
وقالوا غریب قد نأی عنہ اہلہ	الا کل میت حیث کان غریب

حدیث النس مین فرمایا ہے جب اللہ ارادہ خیر کا ساتہہ کسی بندی کے کرتا ہے تو اوسکو استعمال مین لاتا ہے کہا کیونکر فرمایا یہی فقہ لعمل صالح قبل موتہ کتاب قرۃ العیون المبصرہ مین کیا خوب کہا ہے ایہا الغافل عما بین یدیہ لا یذکر الموت ولا یلتفت الیہ شغلہ عن العواقب مالدیہ والمباہ مالہ عما علیہ بادر ایام شبابک قبل فراق احبابک واغتنم احیان حیاتک قبل موافاۃ وفاتک فالعمر بالسنین یذہب والاجل

بمرور الاوقات يذهب فالبدار البدار قبل الفوات والحذار الحذار
من هجوم الممات ۵

كم من عزيز الملك نغص ملكه	بالعزل كرها او بموت معجل
ومشيد دارا يريد نزولها	نزل القبور فعطلت لم ينزل
ومبادر يسعى ليدرك حاجة	يسعى ولا يدرى لحتف منكل
ومكرم فى الحى يرجى نفعه	وافى الحمام فصار غير مؤمل
كنا جميعا ثم فرق بيننا	دهر سيلحق آخرا بالاول

اخوانى لادافع عنكم من الموت يفنيكم وانه فى هوة الضلال يلقيكم وانما تندمون اذا غصت تراقيكم قل ان الموت الذى تفرون منه فانه ملاقيكم سبحان من حكم وقضى بسكنى الثرى الى اجل مسمى فليس لنا الا الرضى كما ذهب من مضى يذهب باقيكم قل ان الموت الذى تفرون منه فانه ملاقيكم اللهم اسلك بنا سبيل النجاة من النيران ولا تحرمنا من فضلك العظيم فى دار الجنان برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم آمين والسلام ورحمة الله وبركاته

تمت

صحت نامہ خلق الانسان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۳	وسلام	والسلام
۵	۱۰	ولالیا	ولالی
۱۰	۷	وسلام	والسلام
۱۴	۱۲	ذکر بالغ	جوان بالغ
"	۱۷	حصہ سے	حصہ ہے
۲۱	۳	ولقد	لقد
۲۴	۵	لازب اور	لازب اور مرسلات مین
"	۷	بدلو	بدلیو
۲۸	۵	اصل	اصل او
۳۵	۹	اورکس جگہہ	اور مضجع یعنی کس جگہہ
"	۱۰	اوراوسکا مضجع یعنی سکون و قرار کرنیکی ہوگا	×
۳۶	۹	کوی	کوئیلی
۳۸	۱۱	وذلک	ذلک
۳۹	۱۶	تصریف	تصرف
۴۰	۱۲	منجملة	من جملة
"	۱۶	ولقد	لقد

تمت